Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم سوموار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۹۴ھ ۸ وفا ۱۳۵۳ ہش ۸ جولائی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۵۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ ماہِ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

فلُو کے حملہ کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

دُعا ہی سے بیڑا پار ہوتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۳ر اپریل ۱۹۰۸ء میں دعا کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر انسان کو دعا اپنے تمام لوازم اور شرائط کے ساتھ نصیب ہو جاوے تو انسان کی خوش قسمتی ہے اور مصائب سے نجات پا جانے کی ایک یقینی راہ ہے۔

نیز موجودہ زمانے میں دُنیا طلبی اور دُنیا کمانے کی کچھ ایسی ہوا چلی ہے کہ جس کو دیکھو اسی دُھن میں لگا ہے اور جسے ٹٹولو اسی فکر میں حیران و سرگرداں ہے۔ کوئی محکمہ کوئی سوسائٹی ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ تک، ماتحت سے افسر تک، حاکم سے بادشاہ تک جسے دیکھو دُنیا کی فکر میں لگا ہے۔ ضروریات کے وقت جائز و ناجائز کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی بلکہ بلا امتیاز حلال و حرام اکٹھا کرنے کی کوشش اور فکر کی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں ہمارے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس امر کو محسوس کر کے اس زمانہ کے مناسبِ حال اقرار لیا کہ مَیں دین کو دُنیا پر مقدم کروں گا۔

پس آخرکار ان مشکلات کے واسطے اس دعا میں ہی یہ راہ بتائی کہ دعا کرے اور بات بھی یہی حق ہے کہ دعا ہی سے بیڑا پار ہوتا ہے۔

قرآن شریف سُنو اور عمل کی غرض سے سُنو۔ نفس کا دخل مت دو اور خدا سے دعائیں کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے اعمالِ صالحہ کی اور شر اور گناہ سے بچنے کی۔ آمین

(الحکم جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۔ مؤرخہ ۱۰ر اپریل ۱۹۰۸ء)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری رُوح سے یہ گواہی نکلتی ہے کہ سچّا اور صحیح مذہب صرف اسلام ہے

خدا تعالیٰ کے سب سے بڑے نبی اور سب سے زیادہ پیارے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

"ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ دوسرے نبیوں کی اُمّتیں ایک تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں اور صرف گزشتہ قصّے اور کہانیاں اُن کے پاس ہیں مگر یہ اُمّت ہمیشہ خدا تعالیٰ سے تازہ بتازہ نشان پاتی ہے لہٰذا اِس اُمّت میں اکثر عارف ایسے پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ پر اس درجہ کا یقین رکھتے ہیں کہ گویا اس کو دیکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو خدا تعالیٰ کی نسبت یہ یقین نصیب نہیں۔ لہٰذا ہماری رُوح سے یہ گواہی نکلتی ہے کہ سچّا اور صحیح مذہب صرف اسلام ہے ..... ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات صرف قصّوں کے رنگ میں نہیں ہیں بلکہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے خود ان نشانوں کو پا لیتے ہیں۔ لہٰذا معائنہ اور مشاہدہ کی برکت سے ہم حق الیقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ سو اس کامل اور مقدّس نبیؐ کی کس قدر شان بزرگ ہے جس کی نبوّت ہمیشہ طالبوں کو تازہ ثبوت دکھلاتی رہتی ہے اور ہم متواتر نشانوں کی برکت سے اس کمال سے مراتبِ عالیہ تک پہنچ جاتے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ کو ہم آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ پس مذہب اسے کہتے ہیں اور سچّا نبی اس کا نام ہے جس کی سچّائی کی ہمیشہ تازہ بہار نظر آئے۔ محض قصّوں پر جن میں ہزاروں طرح کی کمی بیشی کا امکان ہے بھروسہ کر لینا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ دُنیا میں صدہا لوگ خدا بنائے گئے اور صدہا پُرانے افسانوں کے ذریعہ سے کراماتی کر کے مانے جاتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ سچّا کراماتی وہی ہے جس کی کرامات کا دریا کبھی خشک نہ ہو سو وہ شخص ہمارے سیّد و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۱۵۵ تا صفحہ ۱۵۷ حاشیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی قدیم سُنّت کے مطابق دیگر مامورین کی جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ کو بھی ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑیگا

اگر تم خدا تعالیٰ کی خاطر ظلم سہو گے تو وہ آسمانی فرشتوں کو تمہاری مدد کیلئے بھیجے گا

ہماری ذہنیت اور رُوح یہ ہے کہ ہم نے کسی کو دُکھ نہیں دینا اور جتنے دُکھ ہمارے ذریعہ دُور ہو سکیں ضرور دُور ہو جائیں

اِس مقام کو کبھی نہ بھولیں کہ ہمارا کام غصّہ کرنا نہیں غصّہ پینا ہے۔ ہمیں دوسروں کے لئے دعائیں کرنے کی تعلیم دی گئی ہے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴؍ ہجرت ۱۳۵۳ھش / ۲۴؍ مئی ۱۹۷۴ء۔ بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب شاہد رکن شعبہ زود نویسی ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سُورہ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیاتِ قرآنیہ تلاوت فرمائیں :-

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝ ءَ اُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ؕ۝ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

پھر فرمایا :-

قرآنِ عظیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تک جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ذکر و ہدایت اور نصیحت کی باتیں

(خواہ شریعت اور ہدایت سے تعلق رکھنے والی ہوں یا شریعت و ہدایت کی یاد دہانی کے طور پر ہوں) خدا تعالیٰ کے انبیاء اور مامورین کی بعثت کے ذریعہ دُنیا میں نازل ہوتی ہیں اُس وقت وہ دُنیا جس کی طرف کوئی نبی یا مامور مبعوث ہوتا ہے دو گروہوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ ایک گروہ ایمان لے آتا ہے ایک گروہ انکار کرتا ہے۔ جو گروہ انکار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اس سُنّت کا مشاہدہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں ایک عرصہ تک ڈھیل دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم یہ نظّارہ دیکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کی بعثت اور مامورین کا آنا دُنیا کی بھلائی اور دُنیا کی خیر خواہی کے لئے ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں چونکہ یہ غرض ہوتی ہے اِس لئے اللہ تعالیٰ کی گرفت فوری طور پر نہیں آتی۔ دوسرے جو ایمان لانے والے ہیں ان کی تربیت اور امتحان مقصود ہوتا ہے اور مُنکرین کو یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانیوالوں اور نبیوں پر

ایمان لانے والوں کی تربیت

ہی اِس رنگ میں کی جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اُس کی رضا کے حصول کے لئے ہر قِسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ پس چونکہ مُنکرین کی بھی خیر خواہی مقصُود ہوتی ہے اور چونکہ مومنین کا امتحان مقصود ہوتا ہے اِس لئے فوری طور پر اللہ تعالیٰ کی گرفت نازل نہیں ہوتی کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ فوری طور پر مُنکرین کو پکڑے اور ان پر عذاب نازل کر دے تو پھر توبہ کا موقع جو اُنہیں میسّر آسکتا تھا اُس سے وہ محروم ہو جاتے ہیں۔ اب دیکھو سب سے عظیم اور افضل اور آخری اور کامل اور مکمل شریعت لانے والے

محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ میں قریشِ مکّہ نے جس قسم کی حرکتیں کیں اور جس قِسم کے شیطانی منصُوبے بنائے اور جس قسم کے انتہائی دُکھ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو دیئے ان کی گرفت پر بھی ایک لمبا عرصہ لگا وہ فوری طور پر نہیں پکڑے گئے۔ پھر جب گرفت ہوئی تو سب نہیں پکڑے گئے بلکہ کچھ پکڑے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ زمانہ جس میں آپ اپنے وصال سے قبل صحابہ رضی اللہ عنہم کی تربیت میں مصروف تھے اس وقت کا نقشہ یہ ہے کہ سوائے گنتی کے چند مومنوں کے

اہلِ مکہ کی بڑی بھاری اکثریت

انتہائی مخالفت اور ظلم کرنے پر تُلی ہوئی تھی۔ پھر ایک عرصہ کے بعد جب عذاب آیا اور ان کو اللہ تعالیٰ نے جھنجھوڑا اور اللہ تعالیٰ کا قہر ان پر نازل ہوا تو اگرچہ بدر کے میدان میں چوٹی کے سردارانِ قریش میں سے بہتوں کے سر کاٹ دئے گئے کیونکہ انہوں نے تلوار کے ذریعہ اسلام کو مٹانا چاہا اور تلوار کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ نے اُن کی ہلاکت کا ان پر عذاب نازل کرنے کا ارادہ کیا یہ درست ہے لیکن یہ بھی درست ہے کہ مخالفین کی جو تعداد تھی اُس کا وہ شاید آٹھ فی صد یا پانچ فیصد بھی نہ ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے چونکہ ان لوگوں کی خیر خواہی کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت فرمائی تھی۔ جس طرح ہر نبی اور مامور کی بعثت ہوتی ہے۔ ان کو ڈھیل دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے ایک لمبے عرصہ کی گمراہی اور اندھیروں میں بھٹکنے کے بعد ان کے لئے ہدایت اور روشنی کے سامان پیدا کئے اور وہ ایمان لائے۔ پھر جو باقی بچے ان میں سے اِلّا ماشاء اللہ فتح مکہ کے وقت سب ایمان لے آئے۔ اور ان میں خدا تعالیٰ نے بڑا اخلاص پیدا کیا اور بعد میں جو خلافتِ راشدہ کے زمانہ میں اس وقت کی دو بڑی طاقتوں کے خلاف مسلمانوں کو اس لئے لڑنا پڑا کہ وہ حملہ آور ہوئے تھے۔ اور

اسلام کو مٹانے کے منصوبے

بنا رہے تھے اُس زمانہ میں میدانِ جنگ میں انہوں نے اس قسم کی مخلصانہ قربانیاں دی ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ پس اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے معاً بعد خدا تعالیٰ کے قہر کی گرفت اہلِ مکہ پر ہو جاتی تو یہ مخلصین ہدایت ملنے سے پہلے ہی دوزخ کا ایندھن بن جاتے نبی کی بعثت ہلاکت کے لئے نہیں ہوتی۔ ہلاکت کا سامان تو مخالف خود اپنے ہاتھ سے پیدا کرتا ہے وہ تو بھلائی اور خیر خواہی کے لئے آتا ہے اور جنتوں کے دروازے ان کے لئے کھولنے آتا ہے لیکن بعض بدبخت قبل اس کے کہ ان کو ہدایت ملے اللہ تعالیٰ کی ہلاکت کی گرفت میں آجاتے ہیں اور بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو ایک لمبا عرصہ کی مخالفت کے بعد ایمان کی دولت سے متمتع ہوتے ہیں ایمان لاتے ہیں اور پھر ان کے دل میں اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ وہ اخلاص قربانیوں کی شکل میں ہمارے سامنے آتا ہے اور وہ

اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نتیجہ میں

ان کی جنتوں کے وارث ہو جاتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بھی جو میں نے مختلف مقامات سے لی ہیں۔ تین آیات سورۃ ص کی ہیں اور ایک سورۃ مومن کی ہے جو ایک مضمون کی کڑیاں ہیں وہ میں نے یہاں ملاتی تھیں یہاں بھی بتایا گیا ہے کہ جب مخالفت شروع ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے نبی یا مامور کی تو اس وقت ڈھیل دی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ چونکہ ہم

ڈھیل دیتے ہیں اس کے نتیجہ میں تم یہ سمجھتے ہو کہ خدا تعالیٰ وہاب تو ہے مگر عزیز نہیں ہے اور شوخیوں میں بڑھ جاتے ہو۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بعثتِ نبوی اور مخالفانہ منصوبوں اور عذاب کے درمیان اپنی حکمتِ کاملہ سے ایک فاصلہ رکھا ہوتا ہے۔ ایک زمانہ گذرتا ہے اس کے بعد

اللہ تعالیٰ کی قہری گرفت

پکڑتی ہے۔ چونکہ ابھی عذاب کا وقت نہیں آیا ہوتا اس لئے شوخیوں میں یہ آگے بڑھ رہے ہوتے ہیں اور چونکہ اس زمانہ میں دنیوی حسنات بھی ان کو مل رہی ہوتی ہیں اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انہی کو بخشش دی گئی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بہت بزرگ ہیں اور دنیا کی حسنات اور دنیا کی دولتیں جو انہیں دی گئی ہیں وہ اس لئے دی گئی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے آگے تقسیم ہوں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ ۔ اُن کی ذہنیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے صرف اُن کے پاس ہیں کیونکہ جو متبعین ہیں وہ غربت کی حالت میں ہوتے ہیں وہ کسمپرسی کی حالت میں ہوتے ہیں وہ دھتکارے ہوئے ہوتے ہیں اور جو منکرین ہیں ان میں اکثر دولت اور اقتدار کے لحاظ سے بڑے بلند دنیوی مقام پر فائز ہوتے ہیں اسلئے وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے صرف انہی کو مل سکتے ہیں اور دوسروں کو نہیں مل سکتے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ جو خزانوں کا دینے والا ہے وہ عزیز بھی ہے۔ اور وہ وہّاب بھی ہے۔ یہ لوگ خدا کے وہاب کی رحمتوں سے جب حصہ لیتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ عزیز نہیں اور اُس کے مقرب بندے کے مقابلہ میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ خدا عزیز بھی ہے اور جب

خدا تعالیٰ کا غالب ہاتھ

قہر کا طمانچہ لگاتا ہے تو پھر وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ خدا وہّاب نہیں لیکن مومن خدا تعالیٰ کو وہاب بھی سمجھتا ہے اسی لئے اس کی راہ میں قربانیاں دے رہا ہوتا ہے اُسے معلوم ہے کہ جو ہم قربانیاں دیں گے خدا تعالیٰ کسی کا قرض نہیں رکھتا اُن کا بدلہ سے ہزاروں گنا بلکہ بے شمار گنا واپس اسی دنیا میں بھی ادا کرتا ہے لیکن جو اس کے مقابلہ میں اُخروی زندگی کے معاملات ہیں ان کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ اس زندگی اور یہاں کی حسنات اور یہاں کی لذتوں اور یہاں کے آراموں سے بہرحال وہ وہاب خدا کا عرفان بھی رکھتے ہیں لیکن اس حالت میں وہ خدا تعالیٰ سے ڈرتے بھی رہتے ہیں۔ اُسے عزیز بھی جانتے ہیں۔ اُن کے دل میں تکبّر اور غرور نہیں پیدا ہوتا لیکن جو منکر ہے جس وقت خدا تعالیٰ کی رحمت کا سلوک امتحان کے طور پر اس دنیا میں ابتدائے مخالفت میں اس کے ساتھ کیا جاتا ہے تو وہ خدا کے وہاب کو تو پہچانتے ہیں لیکن وہی اللہ جس کی دوسری صفت العزیز بھی ہے اس کو پہچانتے نہیں اور جب خدا کے عزیز کی گرفت میں آجاتے ہیں پھر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے

خدا تعالیٰ کی رحمت کا کوئی جلوہ

اب ظاہر نہیں ہو گا جیسا کہ وہ واقعہ آتا ہے جو میں مختصراً بیان کروں گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار لے کر ایک شخص حملہ آور ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اُس نے پوچھا کہ اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچانے والا ہے آپ نے فرمایا میرا خدا۔ اور اُس پر اتنا رُعب طاری ہوا کہ تلوار اُس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور جس وقت تلوار اُس کے ہاتھ سے گری تو آپ نے اپنی تلوار ہاتھ میں لے کر اُس سے پوچھا تمہیں اب میرے ہاتھ سے کون بچانے والا ہے۔ کہنے لگا آپ ہی رحم کر دیں۔ وہ یہ سمجھا ہی نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت کے ذریعہ بچانے والا ہے تو اُسے بھی خدا ہی بچانے والا ہے تو جو سبق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص کو سکھانا چاہتے تھے وہ اس نے نہیں سیکھا۔ اور اشارہ نہیں سمجھا۔

پس [illegible] جب رحمت کا جلوہ دیکھتے ہیں تو مخالفت میں تیزی دکھاتے ہیں اور جب خدا تعالیٰ کا عذاب چکھتے ہیں تو اس وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تواب بھی ہے۔ اُس کی رحمتوں کے جلوے بھی انسان پر آتے ہیں اور نبی کی بعثت بھی اسلئے ہوتی ہے کہ رحمت کے جلوے انسان دیکھے۔ تو ان کا ایک حصہ عذاب کے وقت بھی اس طرف توجہ نہیں دیتا۔ قرآن کریم نے کہا ہے کہ

عذاب بار بار آتا ہے

کچھ لوگ عذاب کی شکل میں آنے والے پہلے ہی امتحان میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ کچھ دوسرے جھٹکے میں ہو جاتے ہیں کچھ تیسرے جھٹکے میں ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگ آخری وقت تک انتظار کرتے اور اُن کا ایک حصہ سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کے نظارے دیکھتا اور پھر وہ فتح مکہ کی شان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھتا ہے وہاں وہ ہارا جاتا ہے اور یہاں وہ کہتا ہے کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ فتح مکہ میں ایسا ہی ہوا۔ یہ نہیں کہا کہ ہم خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور وہ ہمیں معاف کر دے گا انہوں نے کہا کہ آپ ہم پر

رحم کریں

وہ اسی واسطے آئے بعض سرداروں کو بتانے کے لئے کہ اللہ تعالیٰ کتنا رحم کرنیوالا ہے۔ میں تو اس کا ایک کارندہ ہوں اور اُس کے حکم سے کرتا ہوں جو کرتا ہوں۔ اُن سے کہا اچھا تمہارے گھر میں جو داخل ہو جائے گا اُس کو ہم پناہ دیں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دو گروہ ہو جاتے ہیں۔ ایک مومنوں کا گروہ ہے۔ ایک کافروں کا گروہ ہے۔ جو کافر ہیں وہ انکار کرتے ہیں اور حقیقتاً اسلئے انکار نہیں کرتے کہ وہ اُس نبی کے منکر ہیں اور پہلوں کے وہ ماننے والے ہیں۔ بلکہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد حقیقت یہ ہے کہ قصے رہ جاتے ہیں اور

حقیقی ایمان دل میں نہیں ہوتا

کیونکہ اگر حقیقی ایمان ہو تو نئے آنے والے پر بھی فوراً ایمان لے آئیں کیونکہ وہی سلوک جو پہلوں سے تھوڑا یا بہت اللہ تعالیٰ کا ہوا وہی سلوک بعد میں آنے والے سے ہوا۔ اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے انتہائی پیار کیا۔ اس میں شک نہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ پچھلے انبیاء سے بھی اللہ تعالیٰ نے پیار کیا۔ ان کے حالات کے مطابق ان کے بعد جو ذمہ داریاں اُن کی اُمت کی اُن پر ڈالی گئی تھیں اسکے مطابق پیار کیا لیکن جس نے انتہائی قربانی اپنے پیدا کرنے والے رب کے حضور پیش کی اور جو انتہائی محبت اور عشق کے مقام پر پہنچا اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انتہائی تعلق اور محبت اور پیار کا سلوک کیا لیکن اس کا جو خاکہ بنتا ہے اور جو تصویر بنتی ہے وہ شروع سے ایک ہی ہے کہ خدا تعالیٰ کا پیار نبی اور اسکے ماننے والوں کو حاصل ہوتا ہے۔ آدم سے لے کر اس وقت تک ہم نے یہی دیکھا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو شک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ذکر نازل بھی ہوتا ہے یا نہیں اور اس شک کی وجہ سے وہ آنے والے کو بھی نہیں مانتے اور حقیقت یہ ہے کہ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ اُس وقت تک یہ مخالفت کرتے رہیں گے منصوبے بناتے رہیں گے تکالیف دیتے رہیں گے۔ ناکام کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے جب تک

اللہ تعالیٰ کی صفتِ عزیز کا جلوہ

گرفت کی صورت میں نہیں دیکھیں گے اور اس عرصہ میں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے خزانے صرف ان کو دئے گئے ہیں۔ اور مومنین کو وہ نہیں مل سکتے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے مومن کو اللہ تعالیٰ ابتلاء میں ڈالتا ہے ایک تو اس کا یہ امتحان لیتا ہے کہ جو تربیت خدا تعالیٰ کے نبی اور مامور کے ذریعہ سے اس کی گئی ہے وہ تربیت اُس نے حاصل کی یا نہیں۔ دوسرے دنیا کو یہ بتانا ہوتا ہے کہ دیکھو میرے بندے میری خاطر دنیا کا ہر ظلم سہنے کیلئے تیار ہیں لیکن مجھ سے بے وفائی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے پیاروں کا یہ نظارہ دنیا کو دکھانا چاہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب عذاب کی شکل میں اس کا حکم نازل ہوتا ہے تو اُس وقت مومن بھی اور کافر بھی اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ

سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے

وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک نہیں کہتے۔ اور اُس کے ماموریں اور اُس کے انبیاء کو جھٹلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف پیرایوں میں یہ مضمون قرآن کریم میں بیان کیا اور ہمارے سامنے رکھا ہے۔ ماننے والوں کو خدا نے حکم دیا ہے کہ جلدی نہ کرنا اور جو تمہیں دُکھ پہنچانے والے تم پر ظلم کرنے والے تمہیں ہلاک کرنے کی تدابیر کرنے والے تمہیں بے عزت کرنے والے تمہیں حقیر سمجھنے والے ہیں اُن کے لئے دعائیں کرو۔ اُن کے لئے یہ دعا کرو کہ وہ عظیم نعمت جو اللہ تعالیٰ کے پیار کی شکل میں تم نے دیکھی اور اس سے مخالف محروم رہے اللہ تعالیٰ اُن کے لئے بھی یہ سامان پیدا کرے۔

ہماری جماعت اس وقت مہدی اور مسیح علیہ السلام کی جماعت ہے اور وہ احمدی جو یہ سمجھتا ہے کہ ہمیں دُکھ نہیں دئے جائیں گے ہم پر مصیبتیں نازل نہیں کی جائیں گی۔ ہماری ہلاکت کے سامان نہیں کئے جائیں گے ہمیں ذلیل کرنے کی کوششیں نہیں کی جائیں گی اور آرام سے بغیر ہم آخری غلبہ کو حاصل کر لیں گے وہ غلطی خوردہ ہے اُس نے اُس سنت کو نہیں پہچانا جو آدم سے لے کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج تک انسان نے خدا تعالیٰ کی سنت پائی

ہمارا کام ہے دعائیں کرنا

اللہ تعالیٰ کا یہ کام ہے کہ جس وقت وہ مناسب سمجھے اُس وقت وہ اپنے عزیز ہونے کا اپنے قہار ہونے کا جلوہ دکھائے اور کچھ کو ہلاک کر دے اور بہتوں کی ہدایت کے سامان پیدا کر دے۔ دیکھو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ابھی مَیں نے آپ کے سامنے رکھی ہے جو مخالف تھے اُن میں کتنے فیصد خدا تعالیٰ کے قہر کا نشانہ ہے؟ اور مارے گئے؟ بہت کم۔ باقیوں کے لئے وہ عذاب جو بار بار مختلف شکلوں میں آتے تھے وہ ان کے لئے عبرت کا موجب بنے اور ہدایت کا ذریعہ بن گئے۔

پس ہمارا کام اپنے لئے یہ دعا کرنا ہے کہ جو ہمیں دوسروں کے لئے دعائیں کرنے کی تعلیم دی گئی ہے کہیں ہم اس کو بھُول نہ جائیں۔ ہمارا کام غصّہ کرنا نہیں۔ ہمارا کام غصّہ پینا ہے۔ ہمارا کام انتقام اور بدلہ لینا نہیں ہمارا کام معاف کرنا ہے۔ ہمارا کام دعائیں کرنا ہے۔ اُن کے لئے جو ہمارے اشدّ ترین مخالف ہیں کیونکہ وہ پہچانتے نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہیں۔ اور اُس کے پیار کی راہوں سے وہ بھٹک گئے ہیں۔ یہ ہمارا کام ہے۔ اور اس وقت پر اللہ تعالیٰ ایک لمبے سلسلہ کے بعد جو صفتِ عزیز کے جلووں کا سلسلہ ہے یعنی کبھی کہیں تھوڑی گرفت ہوتی ہے اور کسی مقام پر اور کسی اور زمانہ میں زیادہ سخت گرفت ہوتی ہے ان سب کا نچوڑ یہ ہے کہ دو چار فیصد لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن باقیوں کے لئے ہدایت کا سامان پیدا ہو جاتا ہے آخر خلافتِ راشدہ میں اسلامی مہم میں کتنی وسعت پیدا ہو گئی تھی اور جہاں جہاں

اسلام کا اثر و نفوذ

پہلا کسریٰ کے ساتھ لڑائیوں میں ایران کے باشندوں میں سے ایسا تو نہیں ہوا کہ نوّے فیصد لوگ مارے گئے ہوں۔ یہ بھی نہیں کہ ان میں سے پانچ فیصد ہلاک ہوئے ہوں۔ میرا خیال ہے کہ شاید ایک فیصد بھی ہلاک نہ ہوئے ہوں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر اپنی گرفت کے جلوے اپنے عزیز ہونے کے جلوے ظاہر کئے اور ان کے لئے ہدایت کا سامان پیدا کر دیا اور ان کی بھاری اکثریت مسلمان ہوئی۔ پھر ان لوگوں نے بڑے اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ اور انہوں نے اپنی قوّتوں اور استعدادوں کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا تھا۔ سپین کے فاتحین مُوسیٰ اور طارق بھی جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ایران سے وہاں گئے ہوئے تھے۔ اور اُن لڑائیوں میں غلام بن کر آئے تھے۔ وہ جنگی قیدی تھے پھر اسلام کے اندر ان کی تربیت ہوئی پھر ان کی جتنی ذہنی طاقتیں اور استعدادیں تھیں وہ اسلام کے لئے وقف ہو گئیں اور اپنا کچھ باقی نہ رہا۔ اور انہوں نے

اطاعتِ امام کا اعلیٰ نمونہ

قائم کیا حالانکہ ان کے زمانہ میں تو خلافت نہیں تھی ملوکیّت آگئی تھی۔ لیکن پھر بھی اسلام کے نظام کی اطاعت کے لئے انہوں نے اپنی غلط فہمی کے نتیجہ میں جو سزائیں دی تھیں اُس سلسلہ میں انہوں نے اپنی جانیں تک قربان کر دیں لیکن اسلام سے جو انہیں پیار اور محبت تھی اس پر انہوں نے حرف نہیں آنے دیا۔ بہرحال یہ دوسری باتیں ہیں مجھے جو فکر رہتی ہے وہ یہ ہے کہ احبابِ جماعت میں نئے آئے ہوئے بھی ہیں۔ ان کو کہیں اپنے مخالف کے خلاف اس قسم کا غصّہ نہ آئے کہ جس کی اجازت ہمیں ہمارے ربّ نے نہیں دی۔

خدا تعالیٰ نے کہا ہے میری خاطر تم ظلم سہو مَیں آسمانی فرشتوں کو بھیجوں گا تاکہ تمہاری حفاظت کریں۔ اب ظاہر ہے اور موٹی عقل کا آدمی بھی یہ جانتا ہے کہ اگر کسی فرد پر کوئی دوسرا فرد حملہ آور ہو۔ اور جس پر حملہ کیا گیا ہے اس کو اپنے دفاع کے لئے ان دو چار ہتھیاروں میں سے جو میسّر ہیں کسی ایک ہتھیار کے منتخب کرنے کا موقع ہو تو عقل کہتی ہے کہ اُس کے نزدیک جو

سب سے زیادہ مضبوط اور مؤثر ہتھیار

ہو گا۔ وہ اسے منتخب کرے گا تو اگر ہماری عقل یہ کہتی ہے کہ ایک مومن کی عقل کو یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ اگر دُنیا کے سارے وسائل بھی ہمارے پاس ہوں اور ان کے ساتھ ہم اپنے مخالف کا مقابلہ کریں تو ہماری اِس تدبیر میں وہ قوّت اور طاقت نہیں جو اُن فرشتوں کی تدبیر میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ آسمان سے بھیجے اور کہے کہ میرے بندوں کی حفاظت کرو اور اُس کی خاطر مخالفین سے لڑو۔ پس جب یہ بات ہے تو ہماری عقل کہتی ہے کہ ہمیں کمزور ہتھیار سے اپنے مخالف کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ جب ہمیں ایک مضبوط ہتھیار بھی میسّر آسکتا ہے اور آرہا ہے تو ہمارے خدا نے ہمیں یہ کہا کہ تمہارا کام ہے دُعائیں کرنا اور میرا کام ہے (۱) تم سے قربانیاں لینا تاکہ تم میرے فضلوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بن جاؤ۔ اور (۲) تمہاری اجتماعی زندگی کی حفاظت کرنا۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اور اس کے بعد ہمیں اپنے غصّے نہیں نکالنے چاہئیں۔ تمہارا کام ہے دعائیں کرو۔ ؎

گالیاں سُن کر دُعا دو پا کے دُکھ آرام دو

جہاں کہیں تمہیں کوئی تکلیف دینے والا ہے وہاں خود سوچو کہ کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی کہ ہم اُن کی کسی تکلیف کو دُور کر کے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ماننے والے ہوں۔ اب یہاں بھی

ہماری بڑی مخالفت ہوتی رہتی ہے

لیکن اجتماعی طور پر احمدیوں کے دلوں کی کیفیت یہ ہے کہ ہمیں ہر وقت یہ فکر رہتی ہے کہ کہیں ہمیں کوئی ایسا انسانی دُکھ ملے جس کو ہم دُور کر سکیں تو اس کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اب اخبار میں ایک دن یہ خبر آئی کہ دریائے سندھ نے اپنے بہاؤ کا رُخ موڑا ہے اور پچاس گاؤں اُس کی زد میں آگئے ہیں اور لوگ بڑی تکلیف میں ہیں اور ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں (میں ایک مثال دے رہا ہوں ہماری کیفیت یہی رہنی چاہیئے۔ اسی میں برکت ہے) مَیں نے خدام الاحمدیہ کو کہا کہ وہاں آدمی بھیجو اور پتہ لو کہ اُن کو کس چیز کی ضرورت ہے تاکہ ہم ان کی ضرورتیں پوری کریں۔ ہمارے دو نوجوانوں کا وفد وہاں گیا اور انہوں نے وہاں سارے

حالات کا جائزہ لیا۔

اور ایک مفصل رپورٹ اپنے دفتر میں پیش کی۔ وہ مجھے بھجوائی گئی۔ ہمیں پتہ لگا کہ وہ لوگ تکلیف میں تو ہیں لیکن اس تکلیف کو ہم جماعتی طور پر دُور نہیں کر سکتے۔ حکومت دُور کر سکتی ہے۔ مَیں نے دفتر کو کہا ہے کہ "مساوات" کو جس نے یہ خبر دی تھی لکھو کہ ہم نے خدام بھیجے تھے اُن کی یہ رپورٹ ہے اور ان کی تکلیف حکومت کے سوا اور کوئی ذریعہ دُور نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان کی تکلیف یہ ہے کہ اُس علاقہ میں بڑے بڑے زمیندار ہیں اور یہ جو بیچارے غریب کسان ہیں ان کا پچھلے سال کے سیلاب میں بھی نقصان ہوا مکانات گر گئے۔ اب پھر ان کے

خطبہ جمعہ ۲۴ مئی ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکانات گر گئے ہیں اور بڑے زمیندار ان غریبوں کو کوئی اونچی جگہ دینے کیلئے تیار نہیں جہاں وہ اپنا گاؤں آباد کر سکیں اور پانی سے بچ سکیں۔ اب یہ کام میں یا آپ تو نہیں کر سکتے کہ زمینداروں سے زمین چھین کر ان غریبوں کو دے دیں۔ حکومت کو توجہ کرنی چاہیئے۔

پس میں نے انہیں ہدایت کی ہے کہ "مساوات" کو خط لکھیں کہ وہ اس امر کو شائع کرے یا اپنے کسی ذریعہ سے حکومت کو توجہ دلائے کہ اس طرح پاکستان کے کچھ دیہات تکلیف میں ہیں اور صرف حکومت اس تکلیف کو دور کر سکتی ہے۔ کوئی اچھی جگہ سروے کر کے جہاں گذشتہ سال پانی نہیں آیا اور اب بھی نہیں آیا وہ جگہ منتخب کر کے انہیں دیں تا کہ وہ اپنا گاؤں آباد کریں۔ اور سکھ اور چین کی زندگی گذار سکیں۔ یہ

ہماری ذہنیت اور رُوح

ہے کہ ہم نے کسی کو دکھ نہیں دینا۔ بلکہ یہ کوشش کرنی ہے کہ جتنے بھی دکھ ہمارے ذریعہ سے دور ہو سکیں وہ ضرور دور ہو جائیں۔ گذشتہ سال سیلاب کے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا اور ہمارے دل اس کی حمد سے معمور ہیں کہ ہمارے نوجوانوں میں سے درجنوں بلکہ بیسیوں نے اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر ان لوگوں کی جانیں بچائیں جو جہالت کی وجہ سے ہر وقت ہماری اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے تیار رہتے تھے۔ کیونکہ اگر وہ اس نور کو دیکھ لیں۔ جو نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آج مہدی علیہ السلام پر نازل ہوا ہے تو پھر تو سارے جھگڑے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔

پس ہمیں خدا تعالیٰ نے بڑا عظیم وعدہ دیا ہے اور بڑی عظیم بشارت دی ہے کہ ہمارے ذریعہ، ہم جو بالکل کمزور ہیں اور اس دنیا میں ایک دھیلہ بھی ہماری قیمت نہیں ہے۔ ہمارے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرے گا۔ اور جب دنیا کے بادشاہوں کے جرنیل اس سے کروڑواں حصہ کارنامہ کرتے ہیں تو ان کو بادشاہوں کی طرف سے انعام ملتا ہے تو وہ جو حقیقی بادشاہ اور عالمین کا بادشاہ ہے اس کی خاطر جب جماعت کے افراد اور جماعت بحیثیت مجموعی یہ کام کرے گی اور دنیا میں اسلام کو غالب کرے گی۔ اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار

دنیا کے دل میں میخ کی طرح گاڑ دے گی تو جو تمام خزانوں کا مالک ہے اور بادشاہوں کا بادشاہ اور حقیقت میں ہے ہی وہ بادشاہ باقی تو سب یونہی ہیں۔ اس کی طرف سے ہمیں کتنا بڑا انعام ملے گا۔ جس کی ہم توقع رکھتے اور امید رکھتے ہیں۔ اس لئے غصہ میں نہ آیا کرو اور یہ سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے جب

بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ

جو کہا تو اس وقت جو خدا تعالیٰ کے قہر کا ہاتھ حرکت میں نہیں آیا تو میرا کیا حق ہے کہ میرا ہاتھ خدا تعالیٰ کے منشاء کے خلاف حرکت میں آ جائے۔ تو جب وقت آئے گا۔ اور جس قدر وہ گرفت کرنا چاہے گا جن پر وہ ہلاکت کی گرفت کرنا چاہے گا اور جن کو دوسروں کے لئے عبرت کا مقام بنانا چاہے گا وہ خود اس کا انتظام کرے گا۔ ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں۔ جس چیز کی ہمیں فکر ہے وہ ہمارے اپنے نفوس اور اپنی جانیں ہیں کہ ہماری کسی کمزوری اور کسی غفلت کے نتیجہ میں ہمارا ربّ کریم ہم سے کہیں ناراض نہ ہو جائے خدا نہ کرے کہ کبھی ایسا ہو۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور نے اپنی صحت سے متعلق فرمایا۔

میں نے پچھلے خطبہ میں بھی بتایا تھا کہ گرمی میں میرے خون کی شکر بڑھ کر بیماری بن جاتی ہے گرمی جب سے ہوئی ہے مجھے یہ تکلیف ہے۔ میں ابھی انگریزی دوائیاں استعمال نہیں کرتا۔ ہومیو پیتھک یا طب یونانی کی کوئی دوائی استعمال کر لیتا ہوں۔ کیونکہ تدبیر کرنی ضروری ہے۔ انگریزی دوائیاں اس لئے استعمال نہیں کرتا کہ ان کی پھر عادت پڑ جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ مجھے توفیق دیتا ہے۔ کام میرے ایسے ہیں کہ جن میں کوئی عادت میرے ساتھ چل نہیں سکتی۔ نہ کھانے کا کوئی وقت نہ کچھ یعنی کوئی بھی عادت مجھے نہیں پڑنی چاہیئے۔ تو جس دوائی کی عادت پڑ جائے وہ پھر کام میں روک بنے گی اس لئے میں انگریزی دوائیوں سے بچ رہا ہوں۔ ورنہ تو اگر خدا کا منشاء یہ ہو کہ انگریزی دوائیاں کھاؤں تو کھائیں گے۔ اس ہفتہ میں خون کی شکر پہلے سے کمی کی طرف مائل ہے۔ لیکن ابھی کافی بیماری کی شکل میں ہے اس لئے دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بیماری کو دور کرے اور کام کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔

صاحبِ خُلقِ عظیم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قدر اخلاق ثابت ہوتے ہیں وہ کسی اور نبی کے نہیں۔ کیونکہ اخلاق کے اظہار کے لئے جب تک موقع نہ ملے کوئی اخلاق ثابت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً سخاوت ہے۔ لیکن اگر روپیہ نہ ہو تو اس کا ظہور کیونکر ہو ایسا ہی کسی کو لڑائی کا موقع نہ ملے تو شجاعت کیونکر ثابت ہو۔ ایسا ہی عفو، اس صفت کو وہ ظاہر کر سکتا ہے۔ جسے اقتدار حاصل ہو غرض سب خلق موقع سے وابستہ ہیں۔ اب سمجھنا چاہیئے کہ یہ کس قدر خدا کے فضل کی بات ہے کہ آپؐ کو تمام اخلاق کے اظہار کے موقعے ملے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہ موقعے نہیں ملے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخاوت کا موقع ملا۔ آپؐ کے پاس ایک موقع پر بہت سی بھیڑ بکریاں تھیں۔ ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کے پاس اس قدر بھیڑ بکریاں جمع ہیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی اس قدر نہیں۔ آپؐ نے سب کی سب اس کو بخشدیں۔ وہ اسی وقت ایمان لے آیا کہ نبی کے سوا اور کوئی اس قسم کی عظیم الشان سخاوت نہیں کر سکتا۔ مکہ میں جن لوگوں نے دکھ دیئے تھے۔ جب آپؐ نے مکہ کو فتح کیا تو آپؐ چاہتے تو سب کو ذبح کر دیتے مگر آپؐ نے رحم کیا اور لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کہدیا۔ آپ کا بخشنا تھا کہ سب مسلمان ہو گئے۔ اب اس قسم کے عظیم الشان اخلاق کا فیصلہ کیا کسی نبی میں پائے جاتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے آپؐ کی ذات خاص اور عزیزوں اور صحابہؓ کو سخت تکلیفیں دی تھیں اور نا قابل عفو ایذائیں پہنچائی تھیں۔ آپ نے سزا دینے کی قوت اور اقتدار کو پا کر فی الفور ان کو بخشدیا۔ حالانکہ اگر ان کو سزا دی جاتی تو یہ بالکل انصاف اور عدل تھا۔ مگر آپؐ نے اس وقت اپنے عفو اور کرم کا نمونہ دکھایا۔ یہ وہ امور تھے کہ علاوہ معجزات کے صحابہؓ پر مؤثر ہوئے تھے۔ اس لئے آپؐ اسم بامسمیٰ محمدؐ ہو گئے تھے صلی اللہ علیہ وسلم اور زمین پر آپ کی حمد ہوتی تھی اور اسی طرح آسمان پر بھی آپؐ کی تعریف ہوتی تھی اور آسمان پر بھی آپؐ محمدؐ تھے۔ یہ نام آپؐ کا اللہ تعالیٰ نے بطور نمونہ کے دنیا کو دیا ہے۔ جب تک انسان اس قسم کے اخلاق اپنے اندر پیدا نہیں کرتا۔ کچھ فائدہ نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور طرز عمل کو اپنا رہبر اور ہادی نہ بنا دے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاعدہ لیسرنا القرآن مصنفہ پیر منظور محمد صاحب { اس مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدہ کے ذریعہ بچے نہایت آسانی سے اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔ ہدیہ قاعدہ کلاں ایک روپیہ۔ قاعدہ خورد پچاس پیسے۔ تاجروں کیلئے معقول کمیشن۔ }
ملنے کا پتہ
مکتبہ لیسرنا القرآن ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۳۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبرز ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ **لاہور**
فون ۶۲۶۱۸ کو ہمیشہ یاد رکھیں!

جوب مفید اٹھرا مکمل کورس ۲۴ روپے / فی شیشی ۶ روپے **اکسیر اولاد نرینہ** مکمل کورس ۲۰ روپے **ناصر دواخانہ ربوہ** فون ۵۳۴ : گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

جدید فیشن کے مطابق
سادہ جڑاؤ سیٹ
سونے
اور چاندی کے خوشنمائی سیٹ و برتن کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ **لاہور** ۵۲۶۲۳

پاکستان کے دار الحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی میں
جائیداد۔ پلاٹس، کوٹھیاں اور دوکانات کی خرید فروخت کیلئے آپ اپنے ادارہ
ایکسچینج سنٹر فون ۲۲۲۴۴ سے استفادہ فرمائیں
المشتہر :۔ داؤد برادرز آب پارہ اسلام آباد۔ فون ۲۲۲۴۴

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے / کورس ۲۰ روپے **نورِ نظر** اولاد نرینہ / کورس ۳۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** فون ۵۳۸

دانت مت نکلوائیے
بفضلہ تعالیٰ جدید میڈیکل سائنس
"کیوریٹو سسٹم" کی حیرت انگیز ادویات سے دانتوں کی تمام
بیماریاں فوری اور مستقل طور پر ٹھیک ہو جاتی ہیں۔
اینٹی پائیوریا } گوشت خورہ اور مسوڑھوں کی ہر خرابی کا علاج ہے۔
اینٹی کیریز } گھن والے کھوکھلے اور بدرنگ دانتوں کا علاج ہے۔
دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر **مفت** حاصل کریں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس :۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز :۔ ۶۰۶، ۶۰۷

شہزین
شہزین
شہزین
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوائی۔
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ۔ ٹنڈو محمد خان۔ گول بازار ربوہ
فون ۶۳۸ دوائی منگوانے اور معائنہ کروانے کا انتظام گول بازار ربوہ میں کیا گیا ہے۔

ھُوَالشَّافِی
بواسیر کی حیرت انگیز دوا
پائلز کیور PILES CURE
صرف پہلے ۲ دو کیپسولز سے فوری آرام
۴ چار کیپسولز کے مکمل کورس سے بیماری ختم
قیمت مکمل کورس -/۱۰ بذریعہ خط مفید لٹریچر **مفت**
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس :۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز :۔ ۶۰۶، ۶۰۷

شربت مفرح قلب
مفرح۔ مقوی قلب۔ دلپسند ذائقہ
- دل کو فرحت اور طاقت دیتا ہے۔
- اختلاج قلب و گھبراہٹ میں مفید ہے۔
- شدت پیاس دور کرتا ہے۔
- لُو کے اثر سے بچاتا ہے۔

المنار دواخانہ ربوہ

غذا جزو بدن
بنانے اور جسم پر گوشت پوست پیدا کرنے کے لئے "پیور الفلفا ٹانک" استعمال کیجئے قیمت -/۴ بذریعہ ڈاک ۵/۵۰
شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان** ربوہ { جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر
مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ -/۱۰ روپے (مینیجر)

جوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے / کورس ۲۴ روپے **دوائی فضلِ الٰہی** اولاد نرینہ کے لئے / کورس ۲۵ روپے **زد جام عشق** طاقت کا جنرل ٹانک / کورس ۳۵ روپے **دواخانہ خدمتِ خلق** ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبّتِ الٰہی کو اپنی اہلیت کے مُطابق انتہائی طور پر حاصل کرنے کی کوشش کرو

تاکہ تمہیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اِس دُنیا کے انعامات بھی ملیں اور اُس دُنیا کے انعامات بھی ملیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محبّتِ الٰہی کو انتہائی طور پر حاصل کرنے اور اس کے حصول کے طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک احمدی بچے، بوڑھے اور جوان۔ مرد و زن کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہاء تک پہنچانے کے لئے انتہائی محنت اور جفاکشی کی زندگی گزارے اس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔ اس کے بغیر زندگی کی کوئی لذّت نہیں اور اس کے بغیر زندگی کا کوئی سرور نہیں۔ یہ مَیں اس لئے کہتا ہوں کہ اگر ہمارا رب مثلاً کسی سے یہ کہے کہ مَیں تجھے اپنے سَو پیار دینا چاہتا ہوں اور وہ کہے کہ اسے ہمارے پیدا کرنے والے پیارے محبوب خدا! مَیں تو تیرے صرف بیس پیار لوں گا اور باقی کو چھوڑ دوں گا تو اس میں زندگی کا کیا مزہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ تمہیں جتنا پیار دینا چاہتا ہے وہ تم حاصل کرو مگر اس کا انحصار تمہاری صلاحیتوں اور قوتوں کے پیمانے پر ہے اِس لئے تم اپنے اس پیمانے کو آدھا نہ بھرو اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہونے دو کہ کہیں وہ چیز بھی بیچ میں سے بہہ نہ جائے جو تم نے حاصل کی ہے۔ غرض جس حد تک تم خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے اہل اور قابل بنائے گئے ہو تم انتہائی کوشش کرو کہ اللہ تعالےٰ کی محبّت کو اپنی اہلیت کے مطابق انتہائی طور پر پالو تاکہ تمہیں اِس دُنیا کے انعامات بھی ملیں اور اُس دُنیا کے انعامات بھی ملیں۔

پس یہی محنت ہے۔ یہی جدّوجہد ہے۔ یہی جہاد ہے۔ یہی کوشش ہے۔ اور یہی جفاکشی ہے جس کی طرف اسلام ہمیں بُلاتا ہے اور جس پر قرآن کریم نے مختلف پہلوؤں سے مختلف رنگوں میں بار بار زور دیا ہے اور اس کی تاکید فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اِس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ عمل میں احسان کو مدّنظر رکھیں۔ اس عمل کی خوبصورتی کو انتہاء تک پہنچانے کے لئے جس حُسنِ علم کی ضرورت ہے ہم اس کو بھی حاصل کرسکیں۔ عربی لغت میں "اَحْسَنَ فِی الْعَمَلِ" کے یہ معنے کئے گئے ہیں کہ۔ وہی شخص اچھا ہے جس کے کام میں حُسنِ علم بھی ہے اور حُسنِ عمل بھی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ حُسنِ علم کے بغیر حُسنِ عمل ہو ہی نہیں سکتا۔ جب ہمیں یہ پتہ ہی نہ ہو کہ اپنے عمل کو یا اپنی کوشش کو یا اپنی قربانیوں کو کس طرح، کس رنگ میں اور کن جہات سے ہم خوبصورت سے خوبصورت بنا سکتے ہیں تو ہمارا عمل ادھورا رہ جائے گا کیونکہ ہمیں اپنے عمل کو خوبصورت بنانے کا علم نہیں ہے۔ اِس واسطے جن راہوں پر چل کر انتہائی کوشش کرنی چاہیئے ان راہوں کا علم بھی ہونا چاہیئے اور اُن پر چلنا بھی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ۔

(بنی اسرائیل: ۸)

یعنی اگر تم اچھا کام کروگے تو اس کا بہترین نتیجہ تمہیں مِل جائے گا۔ اس میں "احسان فی العمل" کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر تم اپنے کاموں میں حُسنِ علم اور حُسنِ عمل پیدا کروگے تو تم اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حسین ترین جلوہ دیکھو گے۔ تم اپنے جسمانی اور رُوحانی حواس سے اُس کے حُسن کو اس کے پیار کو اور اس کی محبّت کو محسوس کروگے اور اس سے زیادہ نہ کچھ اور ہو سکتا ہے اور نہ عقلاً ممکن ہے۔

پس اگر تم اللہ تعالیٰ کے انتہائی پیار، اس کے انتہائی انعام اور اس کی انتہائی رحمتوں اور اس کے انتہائی فضلوں کے وارث بننے کے اہل ہوگے تو تمہیں یہ سب کچھ ملے گا۔ لیکن ایک مسلم کی محنت اور ایک غیر مسلم کی محنت میں یہ فرق ہوتا ہے اور اس فرق کو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیئے اور اسی کے مطابق ہمیں عمل کرنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ ایک غیر مسلم سب صلاحیتوں کی کمال نشوونما کی طرف متوجہ نہیں ہوتا لیکن ہمیں ساری قوتوں کو (یعنی ہر چہار قسم میں سے ہر قسم میں جتنی قوتیں اور صلاحیتیں ملی ہیں ان میں سے ہر ایک کو) نشوونما کے کمال تک پہنچانے کے لئے جس محنت کی ضرورت ہے اس کی ہم انتہاء کر دیں تو پھر اللہ تعالےٰ کا پیار ہمارے لئے انتہائی اعلیٰ شکل میں ظاہر ہو گا اور ہمیں دُنیا کی اور دین کی اور اس زندگی کی اور اس اگلی زندگی کی ساری ہی خوشیاں مِل جائیں گی۔"

(الفضل ۷ مارچ ۱۹۷۲ء ص۳)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اعلانِ داخلہ

گیارھویں جماعت (آرٹس۔ پری میڈیکل۔ پری انجنیئرنگ) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل سرٹیفکیٹ، کیریکٹر سرٹیفکیٹ، رزلٹ کارڈ اور پاسپورٹ سائز تین عدد فوٹو مورخہ ۱۶؍جولائی ۱۹۷۲ء تک کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ طلباء کا انٹرویو ۱۷؍جولائی سے ۲۱؍جولائی تک صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک ہوگا۔

انٹرویو کے وقت طالب علم کے والد یا سرپرست کا ساتھ آنا لازمی ہوگا۔

فارم داخلہ اور پراسپکٹس کی کاپی کالج سے ملے گی۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے نتائج نہایت شاندار رہے ہیں۔ امسال انٹرمیڈیٹ کے بائیس طلباء میرٹ سکالرشپ کے مستحق قرار پائے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

میٹرک۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے

کا امتحان دینے والے طلباء متوجّہ ہوں

ایسے طلباء جو امسال میٹرک۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے کا امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں۔ نیز اپنے نتیجہ امتحان سے بھی اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جاسکے۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴